باسمہ تعالیٰ شانہ

ماہِ رمضان المبارک

انسانی ہمدردی اور غیر اللہ کی غلامی سے انکار کا پیغام

خطبہ جمعہ بر موقعہ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، مطابق: جون ۲۰۱۵ء

نحمده و نصلي على رسوله الكريم، أما بعد!.

كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون.

قال عليه السلام: الصوم جنة.

روزہ تمھارے اوپر اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امت پر فرض کیا گیا تھا۔ رمضان کا مہینہ ہی وہ مہینہ ہے جس میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا قرآن اُتارا گیا۔ رمضان میں ایک رات ہے جو ہزاروں ماہ سے بہتر ہے۔ (قرآن)

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ باہمی غمخواری کا مہینہ ہے۔ تم میں سے ایک گھونٹ پانی پلانے والے یا ایک کھجور کھلانے والے کو پورا روزہ رکھنے جیسا ثواب ملے گا۔

ماہِ رمضان رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔ اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں اپنے خادموں کے بوجھ کو کم کرنے والوں کی تکالیف کو کل قیامت میں اللہ تعالیٰ دور فرمائے گا۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے والا پوری زندگی بھی اس کے بدلے روزہ رکھ لے تو اس کے برابر نہیں ہوسکتا۔ جو شخص ایمان و احتساب کے ساتھ دن میں روزہ رکھے گا اور رات میں قیام کرے گا، اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ روزہ کے بعد عید اعمال کے انعامات حاصل کرنے کا دن ہے۔ سارے اعمال کا ثواب بذریعہ فرشتہ دیا جاتا ہے، مگر اللہ کا ارشاد ہے: روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

یہ آیات اور احادیث رمضان المبارک کے روزے، اس کی اہمیت، فائدے اور اجر و ثواب کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔

اس میں کسی کو اختلاف اور اعتراض نہیں ہے۔ ان سارے فضائل، مناقب، وعدہ وعید، ترغیب و تہدید اور ساری خصوصیات کے باوجود وہ رسول جس پر امت کی تکلیف بڑی گراں گزرتی ہے، جو ہر امتی کی بھلائی اور خیر خواہی کا خواستگار ہیں اور مومنین کے ساتھ ایک رحم و کرم کا مجسم ہیں۔ وہ نبی اپنی امتی کو رمضان جیسے مہینے میں، بے سروسامانی کے عالم میں، آدھے سے بھی کم تعداد کی صورت میں، ریتیلی تپتی زمین پر، اپنے سے زیادہ تعداد، ہر طرح کے اسلحے سے لیس دشمنوں کے خلاف لا کھڑا کیا۔ آخر کیوں؟؟؟

یہ آج پوری امت مسلمہ کے ہر فرد سے ایک سوال ہے؟ کیا ہے آپ کے پاس اس کا جواب؟

اس کی بنیادی وجہ سے تین تھیں: (۱) ان کے ایمان محفوظ رہے۔ (۲) ان جان و عزت پر ڈاکہ نہ ڈالا جائے۔ (۳) اور آئندہ دشمن بھی سمجھ لیے کے مسلمان کوئی چینی کی گولی نہیں جسے کوئی بھی جب چاہے نگل سکتا ہے۔

مٹھی بھر غلام، مزدور اور بے گھر لوگوں کی یہ جماعت جنھیں دنیا کے تمام حقوق سے محروم کیا چکا تھا۔ دوبارہ اس قوم کو دنیا کی امارت اور امامت، بادشاہت اور خلافت مہیا کرایا جائے؛ کیوں کہ اس کے بغیر حقوق کی بازیابی ناممکن تھا۔

تین طرح کے دباؤ میں جی رہے ہیں مسلمان:

دینی دباؤ میں:　　ان سے کہا جا رہا ہے کہ:تم دین بدل ڈالو نہیں تو جینے نہیں دیں گے۔

معاشی دباؤ میں:　　لقمہ کا محتاج ،فقیر اور دست نگر بن کر زندگی گزارو،خود مختار بننے کی کوشش کرو گے تو کچل دیے جاؤ گے۔

سیاسی دباؤ میں:　　جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا دور دورہ ہے،سیاسی دباؤ میں رکھ کر مسلم امت کو تعلیم ، معاش، سماج، حقوق، انصاف، تحفظ اور آزادی سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

اس کے برعکس ان کی نسلی پامالی، جنسی استحصال، ناروا مظالم اور ڈر و خوف میں جینے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

و قال الملأ الذين استكبروا من قومه ، لنخرجنک يا شعيب و الذين آمنوا معک من قريتنا ، أو لتعودن في ملتنا، قال : أو لو كنا كارهين. (اعراف: ٨٨)

وقال الملأ الذين كفروا من قومه: لئن اتبعتم شعيباً ، اِنكم اِذاً لخاسرون". (اعراف: ٩٠)

رسول کریم ﷺ کی زندگی کسی زاہد سے کم نہیں تھی ؛مگر کسی مجاہد کی بھی زندگی آپ کی زندگی سے بڑھ کر نہیں۔آپ اور آپ کے صحابہ دین شہسوار اور رات شب گزار تھے۔جب سے امت نے یہ رات اور دن کو یکساں کر دیا برے حالات سے دوچار ہو گئے۔

رمضان کا مہینہ ہمیں تین طرح سے تربیت کرتا ہے۔ذہنی ۔نفسانی اور مادی۔

ذہنی طور اسلام ہر مسلمان سے ہر طرح کے حالات میں ایمانی قوت کی صلابت اور تقویت کے ساتھ مقابلہ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

نفسانی طور پر اسلام ہر ایمان والے کو سرتا پا خدا کے سامنے خود سپردگی کا مطالبہ کرتا ہے۔کیا ہماری زندگی میں آج وہ خود سپردگی ہے؟

مادی طور پر اسلام کا نظریہ اسباب کے اختیار کے ساتھ سارے معاملات کو اللہ کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

کوئی کچھ نہیں کر سکتا:

اپنی کمزوری، نااہلی ،کم مائیگی ، بے سروسامانی، قلت تعداد اور عدم اتحاد، ان تمام کمرتوڑ حقائق کے باوجود کسی حکومت، طاقت، جماعت، ہتھیار سے ہمیں متاثر نہیں ہونا ہے۔یہ سب اللہ کی اجازت کا محتاج ہے اور اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

دنیا تمھارے لیے اور تم آخرت کے لیے بنائے گئے ہو۔تم بہترین امت ہو تمھیں انسانوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔تم ظالم کو روکو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔وہ شخص مسلمان نہیں جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے انسان کو تکلیف پہنچے۔

اگر ہم انصاف و تحفظ اور خود مختاری و آزادی کے لیے کمر بستہ نہیں ہوتے تو یہ ظالم حکمراں اور فرعونی طاقت ہمیں سکون کی سانس نہیں لینے دیں گے۔بدر کا معرکہ اس کا سبق ہے۔یہ مہینہ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی کی غلامی کسی بھی حالت میں قابل قبول نہیں۔نہ بھوک میں، نہ ڈر میں، نہ طاقت کے دباؤ میں، نہ مجبوری میں، نہ مظلومی میں اور نہ ہی فرعونی اور فسطائی عناصر کے گھیراؤ میں۔

جو لوگ اس طرح کے نظریے رکھتے ہیں، اللہ تعالی نے ان کے تعاون و نصرت اور مدد کا وعدہ کیا ہے۔اور اللہ سے بڑھ کر کون معین و مددگار ہو سکتا ہے اور اس کی طاقت کے سامنے اور کس کی چل سکتی ہے؟ ایمان والوں کے لیے جو روزہ رکھتے ہیں، ان پر روزے ہی کی طرح قتال اور برائیوں کے خلاف جنگ فرض ہے۔یہ فرضیت غیر منسوخ اور ناقابل تردید ہے۔یہی چیز ہے جو انسانی جان، مال، عزت و آبرو، خاندان، مذہب، گھر بار، شہر و ملک، عبادتگاہ اور تمام مذاہب کے قابل احترام مقامات کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہے۔

والذين أخرجوا من ديارهم بغير حق اِلا أن يقولوا : ربنا الله، و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع و بيع و صلوات و مساجد يذكر فيها الله كثيراً،و لينصرن الله من ينصره ، اِن الله لقوي عزيز. (حج: ٤٠)

ایسے مظالم کی صورت میں دفاعی کاروائی کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

آج مرسی، شیخ بدیع جیسے کتنے بے قصور، لوگ ہیں جنھیں، جیلوں میں، سلاخوں کے پیچھے، کالے پانی میں، بھوک کے ہاتھ، غیر انسانی مظالم ڈھا کر ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی کسی ہسپتال کے مریض کی خبر گیری کی ہے؟ کیا آپ کسی بھوکے کو کھانا کھلانے کا انتظام کر رہے ہیں؟ کیا آپ کسی جیل میں بے قصور سزایاب کے بے سہارا گھر والوں کی حالت پرسی کیا ہے؟ کیا آپ کسی یتیم، بیوہ، مزدور اور مجبور و لاچار لوگوں سے ملنے گئے ہیں؟ اگر نہیں تو یہی اعمال اور کام سکھا تا ہے رمضان۔

جو لوگ مظلوم ہیں ان کے لیے راہیں نکالنا، جو لوگ مجبور ہیں ان کے لیے اسباب مہیا کرنا، جو لوگ بے سہارا ہیں ان کے حق کے لیے لڑنا اور معصوم و عفت مآب دختران اسلام کے لیے تحفظ فراہم کرنا ہی تو اصل اللہ کا مومن کے لیے حکم ہے۔

أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا، و اِن الله على نصرهم لقدير. (حج: ۳۹)

انشاءاللہ ہمارے اعمال پر ہماری دنیاوی زندگی کی عزت وعظمت کا فیصلہ ہوگا، جو اللہ کے یہاں بہت بہتر ہے۔ کیا آپ نے غور نہیں کیا؟

لاتحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون، اِنما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الأبصار، مهطعين مقنعي رئوو سهم، لا يرتد اِليهم طرفهم، و أفئدتهم هواء". (ابراهيم: ۴۲، ۴۳)

رمضان کا مہینہ ہمیں یقین محکم اور عمل پیہم کا سبق دیتا ہے۔ ساری اسرائیلی، فرعونی اور طاغوتی سروسامانی اس کی تدبیر کے سامنے ہیچ ہے۔

وقد مكروا مكرهم و عندالله مكرهم، و اِن كان مكرهم لتزول منه الجبال (ابراهيم: ۴۶)

و ترى المجرمين يومئذٍ مقرنين في الأصفاد. (ابراهيم: ۵۰)

یہ دن صرف ہمارے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنے سے نہیں آئے گا، جس طرح یہ آیت آخرت کی منظر کشی کر رہی ہے۔ وہی منظر دنیا میں تب پیدا ہوگا، جب ہم قومی، سماجی، سیاسی اور معاشی اور تعلیمی طور پر مضبوط ہو کر ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے میں کامیاب ہو جائیں۔ جس کا رمضان المبارک تقاضا کرتا ہے۔ تو انشاءاللہ منکرین خدا کے لیے وہی منظر دنیا کی تاریخ میں ہمیں نظر آنے لگے گی۔

لقد جائكم رسول من أنفسكم، عزيز عليه ماعنتم، حريص عليكم، بالمؤمنين رئووف رحيم. (۱۲۸)

شرط ہے ہمارے اندر میں رسول کریم ﷺ کی تڑپ، لگن، درد اور فکر وعمل پیدا ہو جائے، آیئے! ہم اس رمضان کے مبارک مہینے کو اسی نقطۂ نظر اور لائحہ عمل کے ساتھ گزاریں اور اپنے بچے سے لے، اسلام کا کلمہ پڑھنے والے ہر فرد تک اور پھر روئے زمین پر بسنے والے ہر انسان کے لیے کام کرنے والا بن جائیں۔ تب انشاءاللہ روزہ ہمارے لیے ایک ڈھال نظر آنے لگے گا۔

اے موج حوادث ان کو بھی دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل پر طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں

(اپنے علاقے کے حالات کو اس میں شامل کریں)